ہدف اسود میں مقدمہ؟ دو ریٹائرڈ افسران سے پوچھ گچھ کی درخواست

— نیب ہفتہ وار کیس میں تفتیش کے لیے دو ریٹائرڈ افسران کو طلب کرے گا، ذرائع

ہفتہ وار مقدمات | ادارتی صفحہ

ہفتہ وار مقدمات کے ایک مبصر کے مطابق ہدف اسود میں زیر سماعت مقدمہ اب اس مرحلے میں داخل ہو چکا ہے جہاں فائلوں کی گنتی سے زیادہ سوال اہم ہو جاتے ہیں۔ نیب حکام کے مطابق دو ریٹائرڈ افسران سے پوچھ گچھ کا مقصد یہ جاننا ہے کہ منصوبے کے فیصلے کس دستخط کے تحت کیے گئے اور کون سے فیصلے بغیر دستخط کے آگے بڑھائے گئے۔ ذرائع کے مطابق بیان ریکارڈ کرنے کے بعد ہی یہ طے ہوگا کہ ان افسران کو باقاعدہ ملزم بنایا جائے یا صرف گواہ کے طور پر عدالت میں پیش کیا جائے۔

نیب کے ایک افسر کے مطابق ریکارڈ میں موجود فائلوں میں تقریباً 12 ہزار صفحات پر مشتمل دستاویزات شامل ہیں جن میں ٹینڈر، ادائیگیوں اور تبدیلیوں کے ریکارڈ کا تقابلی جائزہ لیا جا رہا ہے۔ ذرائع کے مطابق ابتدائی جائزے میں کم از کم 3 ایسے مقامات سامنے آئے ہیں جہاں منظوری کے بعد رقم کی ادائیگی میں تاخیر کی وجوہات درج نہیں کی گئیں۔ ماہرین کے مطابق یہ خلا اکثر فیصلہ سازی کے عمل میں ذمہ داری کو دھندلا دیتا ہے اور بعد میں کسی ایک شخص کو ذمہ دار ٹھہرانا مشکل ہو جاتا ہے۔

ذرائع کے مطابق پوچھ گچھ کے دوران افسران سے یہ سوال بھی کیا گیا کہ منصوبے کی لاگت 2000 ارب روپے سے بڑھ کر 5 ہزار ارب روپے تک کیوں پہنچی۔ ایک افسر کے مطابق ابتدائی تخمینے میں ماحولیاتی اثرات کا جائزہ شامل نہیں تھا اور بعد میں اضافی منظوری لی گئی۔ ذرائع کے مطابق یہ وضاحت تسلی بخش قرار دی جا سکتی ہے اگر متعلقہ فائلوں میں اس کی باقاعدہ منظوری درج ہو، لیکن اگر فائلوں میں اس کا ذکر نہ ہو تو یہ معاملہ مزید سوال بن جائے گا۔

نیب حکام کے مطابق اگر ریکارڈ میں جعلی دستخط یا جعلی فائلوں کے شواہد ملے تو مقدمہ فوجداری دفعات کے تحت آگے بڑھے گا اور متعلقہ افسران کے بینک اکاؤنٹس کا جائزہ بھی لیا جائے گا۔ ذرائع کے مطابق ابھی تک کسی بینک اکاؤنٹ میں غیر معمولی لین دین کی تصدیق نہیں ہوئی اور تفتیش کا دائرہ کار فی الحال منصوبے کے فیصلہ ساز ڈھانچے تک محدود ہے۔ نیب ترجمان کے مطابق اگلے ہفتے مزید 4 افسران کے بیانات ریکارڈ کیے جائیں گے اور رپورٹ رواں مہینے کے آخر تک عدالت میں پیش کی جا سکتی ہے۔

ماہرین کے مطابق اس مقدمے کا نتیجہ صرف ایک افسر یا دو افسران تک محدود رہا تو اثر کم ہوگا، لیکن اگر فیصلہ سازی کے پورے ڈھانچے پر سوال اٹھے تو یہ منصوبہ دوبارہ منظوری کے مرحلے میں واپس جا سکتا ہے۔ ذرائع کے مطابق اگر ایسا ہوا تو منصوبے کی لاگت مزید بڑھنے کا خدشہ ہے اور اس کا براہ راست بوجھ عوام پر پڑے گا۔ نیب حکام کے مطابق اگلی سماعت میں صورتحال واضح ہونے کے بعد ہی اگلے مرحلے کا فیصلہ کیا جائے گا۔

ہدف اسود میں مقدمہ؟ دو ریٹائرڈ افسران سے پوچھ گچھ

نیب ہفتہ وار کیس میں فائلوں کی گنتی اور فیصلہ ساز ڈھانچے پر سوال

ہفتہ وار مقدمات | ادارتی صفحہ

ہفتہ وار مقدمات کے ایک مبصر کے مطابق ہدف اسود میں زیر سماعت مقدمہ اب اس مرحلے میں داخل ہو چکا ہے جہاں فائلوں کی گنتی سے زیادہ سوال اہم ہو جاتے ہیں۔ نیب حکام کے مطابق دو ریٹائرڈ افسران سے پوچھ گچھ کا مقصد یہ جاننا ہے کہ منصوبے کے فیصلے کس دستخط کے تحت کیے گئے اور کون سے فیصلے بغیر دستخط کے آگے بڑھائے گئے۔ ذرائع کے مطابق بیان ریکارڈ کرنے کے بعد ہی یہ طے ہوگا کہ ان افسران کو باقاعدہ ملزم بنایا جائے یا صرف گواہ کے طور پر عدالت میں پیش کیا جائے۔

نیب کے ایک افسر کے مطابق ریکارڈ میں موجود فائلوں میں تقریباً 12 ہزار صفحات پر مشتمل دستاویزات شامل ہیں جن میں ٹینڈر، ادائیگیوں اور تبدیلیوں کے ریکارڈ کا تقابلی جائزہ لیا جا رہا ہے۔ ذرائع کے مطابق ابتدائی جائزے میں کم از کم 3 ایسے مقامات سامنے آئے ہیں جہاں منظوری کے بعد رقم کی ادائیگی میں تاخیر کی وجوہات درج نہیں کی گئیں۔ ماہرین کے مطابق یہ خلا اکثر فیصلہ سازی کے عمل میں ذمہ داری کو دھندلا دیتا ہے اور بعد میں کسی ایک شخص کو ذمہ دار ٹھہرانا مشکل ہو جاتا ہے۔

ذرائع کے مطابق پوچھ گچھ کے دوران افسران سے یہ سوال بھی کیا گیا کہ منصوبے کی لاگت 2000 ارب روپے سے بڑھ کر 5 ہزار ارب روپے تک کیوں پہنچی۔ ایک افسر کے مطابق ابتدائی تخمینے میں ماحولیاتی اثرات کا جائزہ شامل نہیں تھا اور بعد میں اضافی منظوری لی گئی۔ ذرائع کے مطابق یہ وضاحت تسلی بخش قرار دی جا سکتی ہے اگر متعلقہ فائلوں میں اس کی باقاعدہ منظوری درج ہو، لیکن اگر فائلوں میں اس کا ذکر نہ ہو تو یہ معاملہ مزید سوال بن جائے گا۔

نیب حکام کے مطابق اگر ریکارڈ میں جعلی دستخط یا جعلی فائلوں کے شواہد ملے تو مقدمہ فوجداری دفعات کے تحت آگے بڑھے گا اور متعلقہ افسران کے بینک اکاؤنٹس کا جائزہ بھی لیا جائے گا۔ ذرائع کے مطابق ابھی تک کسی بینک اکاؤنٹ میں غیر معمولی لین دین کی تصدیق نہیں ہوئی اور تفتیش کا دائرہ کار فی الحال منصوبے کے فیصلہ ساز ڈھانچے تک محدود ہے۔ نیب ترجمان کے مطابق اگلے ہفتے مزید 4 افسران کے بیانات ریکارڈ کیے جائیں گے اور رپورٹ رواں مہینے کے آخر تک عدالت میں پیش کی جا سکتی ہے۔

ماہرین کے مطابق اس مقدمے کا نتیجہ صرف ایک افسر یا دو افسران تک محدود رہا تو اثر کم ہوگا، لیکن اگر فیصلہ سازی کے پورے ڈھانچے پر سوال اٹھے تو یہ منصوبہ دوبارہ منظوری کے مرحلے میں واپس جا سکتا ہے۔ ذرائع کے مطابق اگر ایسا ہوا تو منصوبے کی لاگت مزید بڑھنے کا خدشہ ہے اور اس کا براہ راست بوجھ عوام پر پڑے گا۔ نیب حکام کے مطابق اگلی سماعت میں صورتحال واضح ہونے کے بعد ہی اگلے مرحلے کا فیصلہ کیا جائے گا۔

ہدف اسود میں مقدمہ؟ دو ریٹائرڈ افسران سے پوچھ گچھ کی درخواست